بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ **الفضل** قادیان

شنبہ

جلد ۳۰ | ماہ تبوک ۱۳۲۳ ہش | ۱۲ شوال ۱۳۶۳ھ | ۳۰ ستمبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۲۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج دو بجے بعد دوپہر کی اطلاع منظر ہے۔ کہ حضور کو کل سے دل کے ضعف کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ـــــ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ ـــــ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا بخار تو اتر گیا ہے۔ مگر کمزوری بہت ہے۔ اور گلے میں درد بھی ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

قادیان ۳۰ ماہ تبوک۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ـــ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لاہور سے واپس تشریف لے آئی ہیں ـــ سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت علیل ہے۔ احباب دعا فرمائیں ـــ صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی رپورٹ یہ ہے کہ قدرے افاقہ ہے۔ مگر ابھی پوری طرح ہوش نہیں۔ اور کمزوری بہت ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ـــ تحقیقاتی کمیشن اور کیڈ کمیٹی

روزنامہ الفضل قادیان ـــــ ۱۲ شوال ۱۳۶۳ھ

ایک جھوٹ کے پتلے کی گرفتاری

پچھلے دنوں پنجاب کے تمام ہندو اخبارات میں عموماً اور اخبار "ویر بھارت" اور "پرتاپ" میں خصوصاً جماعت احمدیہ کے خلاف کذب بیانیوں اور غلط گوئیوں کا جو سیلاب سا آ گیا تھا۔ اسکے متعلق ہمیں حیرت تھی۔ کہ یہ کن لوگوں کی کارستانی ہے۔ چونکہ اس قسم کے جھوٹے اور غلط بیانیوں سے پُر مضامین یا اطلاعات کے ساتھ کسی کا نام درج نہ ہوتا تھا۔ بلکہ عموماً صرف "ک" لکھا جاتا تھا۔ اس لئے پتہ لگانا مشکل تھا۔ لیکن اب ایک عجیب رنگ میں نہ صرف "ک" کا پتہ لگ گیا ہے۔ بلکہ یہ بھی معلوم ہو گیا ہے۔ کہ وہ کس قماش کا انسان ہے۔ اور کس منڈلی کا ہیرو ہے قبل اس کے کہ ہم اس کی حقیقت ظاہر کریں۔ مونتہً یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ "ک" کی علامت سے جماعت احمدیہ کے خلاف کس قسم کی غلط بیانیاں کی جاتی تھیں۔ اور ہندو اخبارات کس طرح آنکھیں بند کر کے انہیں بڑے اہتمام کے ساتھ شائع کرتے رہتے تھے۔ ۳ اگست کے "پرتاپ" نے اور اسی تاریخ کے دوسرے ہندو اخبارات نے "ک" کی گھڑی ہوئی ایک چند سطری خبر اس دوسرے عنوان کے ساتھ شائع کی۔ کہ "کوئی مرزائی مسلم لیگ کا ممبر نہیں بن سکتا۔" (۲) "مرزائیوں کا سرکلر" اور اس میں بڑے وثوق کے ساتھ لکھا گیا۔

"لاہور یکم اگست اطلاع ملی ہے کہ قادیان کے مرزائی ہیڈ کوارٹر سے ایک خفیہ سرکلر جاری کیا گیا ہے۔ جس میں تمام مرزائیوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ مسلم لیگ کے رکن یا عہدہ دار نہیں بن سکتے۔ اگر کوئی عہدہ دار یا رکن ہے۔ تو وہ فوراً مستعفی ہو جائے۔"

یہ الفاظ پڑھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ "ک" کوئی ایسی با اثر اور نہایت وسیع ذرائع معلومات رکھنے والی ہستی ہے۔ جو لاہور میں بیٹھی ہوئی جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان سے شائع ہونے والے ایک خفیہ سرکلر کا پتہ لگا لیتی۔ اور بڑے دھڑلے کے ساتھ اسے اخبارات میں شائع کرا سکتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ سراسر جھوٹ اور کذب بیانی تھی۔ جو نا معلوم کس بھنگڑ خانہ میں بیٹھ کر گھڑی گئی۔ اور کس کس نے اس میں حصہ لیا۔

"پرتاپ" کے اسی پرچہ میں اسی "ک" نے ایک اور خبر شائع کرائی۔ جس کے عنوان تھے (۱) "اپنی شادی کے متعلق مرزا قادیان کی پیشگوئی" (۲) "ایک نبی پیدا ہو گا" اور اس میں لکھا۔

"لاہور ۳۱ جولائی معلوم ہوا ہے کہ خلیفہ قادیان مرزا بشیر الدین احمد نے ایک پندرہ سالہ لڑکی سے جو شادی کی ہے۔ اس سے قادیان کے مرزائی حلقوں میں بہت سنسنی پھیل رہی ہے کیونکہ مرزا صاحب کی اپنی ایک صاحبزادی کی عمر اس دلہن سے زیادہ یعنی ۱۸ سال کی ہے۔ جب کئی خیر اندیشوں نے مرزا صاحب کو اس شادی سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ تو انہوں نے کہا کہ خداوند کریم برابر تین دن سے مجھے اس شادی کے لئے تاکید کر رہے ہیں۔ اور مجھے یہ بشارت دی گئی ہے۔ کہ اس سے جو لڑکا ہو گا وہ نبوت کا دعویدار ہو گا۔ اگر اس سے شادی نہ کی۔ تو خاندان نبوت کا خاتمہ ہو جائیگا اس پر سب لاجواب ہو گئے۔"

یہ بھی کس وثوق اور یقین کے ساتھ لکھا گیا۔ لیکن ان سطور کا ایک ایک لفظ سراسر غلط اور بے بنیاد تھا۔ نہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۵ سالہ لڑکی سے شادی کی۔ نہ قادیان کے احمدی حلقوں میں کوئی سنسنی پھیلی۔ نہ کسی نے شادی سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ نہ یہ کہا گیا کہ خداوند کریم تین دن سے مجھے اس شادی کے لئے تاکید کر رہا ہے۔ اور نہ یہ بیان کیا گیا کہ اس سے جو لڑکا ہو گا وہ نبوت کا دعویدار ہو گا۔ نہ یہ کہا گیا۔ کہ اگر اس لڑکی سے شادی نہ کی گئی۔ تو خاندان نبوت کا خاتمہ ہو جائیگا۔ غرضیکہ ایک ایک لفظ سراسر غلط بالکل بے بنیاد اور کھلا جھوٹ تھا۔ یہی غلط بیانیاں جو ۳ اگست کے "ویر بھارت" میں زیادہ تفصیل کے ساتھ شائع کرائی گئیں۔

پھر اسی پر بس نہ کی گئی۔ بلکہ "پرتاپ" کے اسی پرچہ میں ایک تیسری خبر "مرزا قادیان کا نیا دعوےٰ" اور "فرشتہ مجھے جنگ کے متعلق کاغذات دے گیا ہے۔" کے عنوانات کے ماتحت یہ لکھی کہ

"قادیان ۳۱ جولائی۔ مرزا البشیر الدین محمود نے دعوےٰ کیا ہے۔ کہ فرشتہ مجھے موجودہ عالمگیر جنگ اور ہندوستان کے مستقبل کے متعلق سب کاغذات دے گیا ہے۔ جن کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اتحادیوں کی ضرور فتح ہو گی۔ مگر ہندوستان کے مستقبل کے متعلق ابھی آپ نے کچھ نہیں فرمایا۔ شائد اس کے لئے کسی خاص الہام کا انتظار ہو۔"

یہ الفاظ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے الہامات کو بگاڑ کر تمسخرانہ انداز میں لکھے گئے۔ غرض ایک دن کے ایک پرچہ میں اتنی غلط بیانیاں کی گئیں۔ جن سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ان کے بیان کرنے والے جھوٹ کے پتلے "ک" کا انداز دروغ بافی کیا تھا۔ اور وہ کس بے باکی سے اور کتنی کثرت سے جھوٹ بولتا تھا اس میں شک نہیں۔ کہ اسے الٹ پلٹ باتیں بتانے والے دوسرے شیاطین تھے جو اپنے آپ کو پوشیدہ رکھ کر وسوسہ اندازی کر رہے تھے۔ لیکن انہیں آلہ کار ایک ایسا جھوٹ کا پتلا مل گیا۔ جس نے بے دریغ جھوٹ بولنے کا ٹھیکہ لے لیا اور ہندو اخبارات نے اپنی کم فہمی کا ثبوت دیتے ہوئے جھوٹ کی اشاعت کے لئے اپنے صفحات پیش کر دیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔

حال میں اسی شخص نے جس کے متعلق ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ نہایت معمولی درجہ کا اور کم حیثیت شخص ہے۔ اخبار "پرتاب" میں ایک غلط خبر بعنوان "پنجاب پولیس جھوٹے مقدمات بنانے میں ماہر ہے" شائع کرائی۔ جس کی بنا پر پولیس نے اسے امرتسر میں گرفتار کر لیا۔ چنانچہ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ "سٹی پولیس امرتسر نے مسٹر کندن لال پریس رپورٹر المشرق "ک" کو ۳۸ ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت گرفتار کر لیا۔ اور تھانہ گوالمنڈی لاہور میں پہنچا دیا۔" اب اس پر مقدمہ چلے گا۔ اور جو نتیجہ نکلے گا۔ وہ شائع کر دیا جائے گا۔ گرفتاری سے کچھ ہی وقت قبل جب اسے ایک اخبار کے دفتر میں دیکھا گیا۔ تو اس کی عجیب حالت تھی۔ اور وہ بیتابی کیساتھ اس بات کا خواہشمند نظر

آتا تھا کہ مخلصی کی کوئی صورت پیدا ہو۔ مقدمہ چونکہ عدالت میں ہے اس لئے ہم اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ البتہ یہ کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ "ک" اور اسی قماش کے دوسرے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ زمینی حکومت کے کارکنوں کے متعلق ایک بار غلط بیانی کرنے کا جب یہ نتیجہ ہو سکتا ہے۔ تو اندازہ لگا لیا جائے۔ کہ آسمانی حکومت سے تعلق رکھنے والے انسان کے خلاف اندھا دھند غلط بیانیاں کرتے چلے جانا کتنا خطرناک نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر ایسے لوگوں نے توبہ نہ کی۔ اور احمدیت کے متعلق غلط بیانیوں سے باز نہ آئے۔ تو ان کا انجام نہایت ہی عبرتناک ہوگا۔

خدا کی راہ میں قربانی کرنے کے لئے ہر احمدی تیز رفتار ہو

فرمایا! "میں نے کئی دفعہ بتایا ہے۔ کہ یہ زمانہ ٹھہرنے کا نہیں۔ بلکہ دوڑنے اور کام کرنے کا زمانہ ہے۔ دشمن جتنا آگے دوڑتا جا رہا ہے۔ اس کو پکڑنے کے لئے اس سے زیادہ رفتار کے ساتھ ہم کو اس کے پیچھے بھاگنا چاہیئے۔ جو آگے دوڑنے والے سے کم دوڑتا ہے۔ یا اس کے برابر دوڑتا ہے۔ وہ آگے دوڑنے والے کو کبھی نہیں پکڑ سکتا۔ وہی پکڑے گا۔ جو آگے دوڑنے والے سے زیادہ تیز رفتار ہو پس جب تک یورپ کے لوگوں سے زیادہ تیز رفتاری اختیار نہیں کرتے۔ جب تک ہم یورپ کے لوگوں سے زیادہ قربانیاں نہیں کرتے۔ جب تک یورپ کے لوگوں سے زیادہ محنت نہیں کرتے جب تک ہم یورپ کے لوگوں سے زیادہ سلسلہ کے کاموں پر وقت خرچ نہیں کرتے۔ اس وقت تک یہ امید رکھنا غلطی ہے۔ کہ دین کی فتح کا کام ہمارے ہاتھوں سے ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ ہماری جگہ کسی اور کو کھڑا نہیں کرے گا۔"

"اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جس وقت اپنی طرف سے پوری کوشش اور پوری طاقت خرچ کر دی جائے۔ تو بقیہ کمی خدا اپنے پاس سے پوری کر دیتا ہے لیکن جب تک مومن کافر سے زیادہ محنت نہیں کرتا جب تک مومن کافر سے زیادہ قربانی نہیں کرتا جب تک مومن کافر سے زیادہ تیز رفتار نہیں ہوتا جب تک مومن کافر سے زیادہ اپنا وقت دین کے کاموں پر خرچ نہیں کرتا۔ اس وقت تک یہ امید رکھنا کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے کمی کو پورا کر دیگا۔ یہ خدا تعالیٰ سے تمسخر ہے۔ اور یاد رکھو۔ بادشاہوں سے تمسخر اچھا پھل نہیں لایا کرتا۔"

ابھی سال دہم کا وعدہ پورا نہ کرنے والو!!! حضور کا یہ ارشاد پڑھ کر آرام اور چین کا سانس اس وقت تک نہ لو۔ جب تک وعدہ سوفی صدی پورا نہ ہو جائے۔ بلکہ اگر گذشتہ سالوں کا بھی کچھ بقایا ہے۔ تو وہ بھی ساتھ ہی ادا کر دیں۔ تا آپ کے دس سال مکمل ہو جائیں۔ (فنانشل سیکرٹری)

"حکومتوں کے حصول سے پہلے"

حکومتوں کے حصول سے پہلے جماعت احمدیہ کو اسلامی تمدن کے ان امور پر عمل کرنا ضروری ہے۔ جن کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے کتاب "انقلاب حقیقی" میں ذکر فرمایا ہے۔ ان امور کو بہترین طور پر یاد رکھنے کے لئے خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام اس کتاب کے امتحان میں شامل ہوں۔ جو مورخہ ۸ اخاء ۱۳۲۳ ہش / اکتوبر ۱۹۴۴ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مربیان اطفال سے!

اطفال احمدیہ کا "شمائل احمد" (نصف آخر) کا امتحان انشاء اللہ ۱۷ نبوت (نومبر) کو ہوگا۔ اطفال خصوصاً چھوٹی عمر کے اطفال کے لئے آپ کی مدد اور رہنمائی کے بغیر اس کی تیاری مشکل ہے۔ پس آپ کے فرائض میں سے ہے۔ کہ آپ اپنے زیر تربیت اطفال کو اس امتحان کی تیاری کروائیں۔ اور اپنی مساعی سے شعبۂ اطفال کو مطلع فرمائیں۔ خاکسار مشتاق احمد مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان۔

جماعت احمدیہ بن باجوہ کا تبلیغی جلسہ

بن باجوہ ضلع سیالکوٹ (جو کہ پسرور اسٹیشن سے قریباً چار میل پر واقع ہے) میں ایک نہایت شاندار تبلیغی جلسہ ۱۷ اور ۱۸ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ مرکز کی طرف سے گیانی واحد حسین صاحب اور مہاشہ محمد عمر صاحب تشریف لائیں گے۔ قادیان سے دوسرے دوست بھی جائیں گے۔ ارد گرد کی احمدی جماعتوں کو چاہیئے کہ کثرت سے شامل ہو کر جلسہ کو کامیاب بنائیں۔ قیام اور طعام کا انتظام ہوگا۔ موسم کے مطابق دوست بستر ہمراہ لائیں۔ خاکسار محمد عبد اللہ خاں۔

لنڈن کے احمدی احباب کے لئے درخواست دعا

جرمنی کی طرف سے لنڈن پر آئے دن جو ہوائی حملے ہوتے رہتے ہیں۔ ان سے جانی اور مالی نقصان کا سخت خطرہ ہوتا ہے۔ احباب جماعت احمدیہ لنڈن میں مقیم احمدی بھائیوں کی خیر و عافیت کے لئے خاص طور پر دعائیں کرتے رہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے آج تک محض اپنے فضل سے جس طرح انہیں محفوظ رکھا ہے۔ آئندہ بھی اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ آمین۔

احمدی جماعتیں سہ ماہی رپورٹ جلد روانہ کریں

جولائی ۱۹۴۴ء میں جماعتہائے احمدیہ کو سہ ماہی رپورٹ کے مطبوعہ فارم بھیجے گئے تھے۔ جس کے مطابق ماہ اگست میں پہلی رپورٹ شہری اور دیہاتی جماعتوں کی طرف سے آنی چاہیئے تھی۔ جواب تک نہایت قلیل جماعتوں کی طرف سے فارم پُر ہو کر آئی ہے۔ اس لئے بقیہ جماعتوں کو بتاکید لکھا جاتا ہے۔ کہ شہری اور دیہاتی جماعتیں اپنی اپنی سہ ماہی رپورٹ جلد مگر احتیاط سے پُر کر کے مرکز میں بھیج دیں (ناظر بیت المال)

ہر خادم کے ہمراہ "خادم کا سامان" ہونا ضروری ہے۔

(ہمارا نظام ص۲۷) (منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

دار الشکر کمیٹی کا اعلان

۱۱ ستمبر مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عصر بموجودگی جناب ناظر صاحب امور عامہ دار الشکر کمیٹی کے جنوری ۱۹۴۴ء تا اگست ۱۹۴۴ء کے قرعے ڈالے گئے۔ جو مندرجہ ذیل احباب کے نام کے نکلے۔

(۱) مکرم ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب (۲) مکرمہ اہلیہ صاحبہ بابو عبد الواحد صاحب (۳) مکرم مولوی محمد منور صاحب فاضل (۴) مکرم حاجی بقاء اللہ صاحب بھوپال۔ (۵) مکرم چودھری نور الدین صاحب ذیلدار (۶) مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب۔ (۷) مکرم چودھری فضل احمد صاحب (۸) مکرمہ نجم النساء بیگم صاحبہ شاہدرہ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے مبارک کرے۔ مندرجہ بالا اصحاب بموجب قواعد روپیہ وصول کر سکتے ہیں۔ والسلام خاکسار محمد الدین سیکرٹری دار الشکر کمیٹی قادیان۔

ایک ضروری تصحیح: ۱۴ ستمبر کے الفضل میں جو رپورٹ موضع بھابڑی میں سید محمد حسین شاہ صاحب کی تبلیغ کے متعلق نگران صاحب اعلیٰ کی طرف سے شائع ہوئی تھی۔ اس میں مندرجہ ذیل الفاظ میں "دھمکی دینے" کا لفظ لکھنے سے رہ گیا تھا۔ اصل الفاظ یہ تھے۔ کہ "مارنے کی دھمکی دینے اور گالیاں دینے پر ان کو دعا دی" غلطی سے یہ شائع ہو گیا کہ "مارنے اور گالی دینے پر دعا دی" (نائب انچارج مقامی تبلیغ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع کھلے میدان میں منعقد ہو رہا ہے۔ رہائش خیموں میں ہوگی۔ ہر حزب کے پاس ایک خیمہ کا سامان ہونا ضروری ہے۔ (منتظم مقام اجتماع)

انتخاب صدر کیلئے نام۔ شوریٰ کیلئے ایجنڈا۔ مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کی فہرستیں ۱۰ اکتوبر تک مرکز میں پہنچ جائیں۔ (منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

غیر مبایعین سے مسئلہ نبوت کے متعلق اختلاف کے حل کا ایک آسان طریق

ہمارا مطالبہ اور پیغام کا جواب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی شان میں نہایت ہی غیر مہذب الفاظ استعمال کرنے کے بعد (جن کا اس جگہ اعادہ کرنا یقیناً قارئین "الفضل" کی قلبی اذیت کا موجب ہوگا) اس دعوت مباحثہ کے متعلق جس کے جواب میں "الفضل" اور اس کے بعد خاکسار نے جناب مولوی محمد علی صاحب سے اپنے عقیدہ کے اصل الفاظ جن پر انہیں اعتراض ہے پیش کرنے کا اصولی مطالبہ کیا تھا۔ اس کے متعلق "پیغام" ۱۳ ستمبر ۱۹۴۴ء رقمطراز ہے۔

"میاں صاحب کو جواب دینے کی ہمت نہیں ہوئی۔ صرف "الفضل" نے مدعی سست گواہ چست کا مصداق بنتے ہوئے لکھا کہ پہلے ان الزامات کا ثبوت پیش کیا جائے۔ لیکن کوئی اس عقل کے دھنی سے پوچھے۔ کہ ثبوت پیش کرنے کے لئے ہی تو دعوت مباحثہ دی جارہی ہے۔ اگر ان الزامات کا کوئی جواب نہیں ہے۔ تو میاں صاحب کو اس چیلنج کے قبول کرنے میں خوف کیا ہے؟"

۱۷ ستمبر ۱۹۴۴ء کے پیغام میں بھی اسی ذہنیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھا ہے

"حضرت امیر ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو جھوٹ خلیفہ صاحب کی طرف منسوب کئے ہیں۔ ان (کے ثبوت پیش کرنے کے مطالبہ سے ناقل) سے زیادہ بیوقوفی کی بات غالباً اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ یعنی جب حضرت امیر ایدہ اللہ تعالےٰ نے دعوت مباحثہ دی ہے۔ تو اس مباحثہ کے دوران میں ہر قسم کے ثبوتوں کا مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔"

گڑبڑ کیوں ہے

غلط مبحث کرنا پیغام کا خاصہ ہے۔ ورنہ اگر جناب مولوی محمد علی صاحب کے پاس وہ الفاظ موجود ہیں۔ جو انہوں نے نبوت کے عقیدہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف منسوب کئے ہیں۔ تو ان کو پیش کرنے میں پس و پیش کیوں ہے۔ خود "پیغام" کے الفاظ میں ہی اس عقل کے دھنی کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ مباحثہ ہمیشہ مسلمات کی بناء پر ہوا کرتا ہے۔ اور جب ایک فریق ان الفاظ کی صحت سے ہی انکار کررہا ہے۔ جو اس کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ تو مسلمات کا تصفیہ کئے بغیر مباحثہ کا طرح ڈالنا کہاں کی عقلمندی اور دیانتداری ہے۔ ایک ایسا شخص جس کے متعلق دوسرے فریق کا دعوےٰ ہو۔ کہ نامکمل حوالہ جات نقل کرنا اور ان کو غلط طور پر مدمقابل کی طرف منسوب کرنا اس کا شیوہ ہے۔ جب تک خود اپنی پوزیشن صاف نہ کرے۔ اس کی طرف سے مباحثہ کی دعوت محض ایک تعلّی اور ریڈھی تصور ہوگی۔ اور ایسی بڑ ایک مذہبی لیڈر اور مذہبی اخبار کو ہرگز زیبا نہیں۔ ہمارے اس مطالبہ کو پورا کرنا پیغام کا اولین فرض ہے "مباحثہ کے دوران" میں آپ وہ تمام ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔ جو نبوت کے متعلق آپ کے مسلمات کی تائید اور ہماری تردید میں آپ کے پاس ہوں۔ لیکن جب ہمیں شروع سے ان الفاظ کی صحت ہی سے انکار ہے۔ جو ہماری طرف منسوب کئے جارہے ہیں۔ تو جیسا کہ "الفضل" ۱۷ ستمبر میں لکھا گیا ہے۔ ہماری طرف منسوب کردہ الفاظ کو صحیح ثابت کرنے سے آپ کو گریز کیوں ہے۔

ہمارا عقیدہ

باقی رہا ہمارا عقیدہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے بارہ میں شائع شدہ موجود ہے۔ اس پر متعدد مرتبہ زبانی اور تحریری مناظرہ بھی ہوچکا ہے۔ اور فریقین کے دلائل مطبوعہ شکل میں موجود ہیں۔ بلکہ اگرچہ ہم مذہب کے معاملہ میں کسی کو ثالث بنانے کے قائل نہیں۔ اور شائد اسی وجہ سے مولوی صاحب موصوف ثالثوں سے فیصلہ کرانے کا مطالبہ کررہے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔ تاہم غیر مبایعین کے مسلمہ ایک معزز غیر احمدی وکیل کا فیصلہ بھی ہمارے عقائد کی صحت کی تصدیق میں "قول فیصل" کے نام سے شائع شدہ موجود ہے۔ پھر راولپنڈی میں بھی فریقین ایک فیصلہ کن مناظرہ کر چکے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روز افزوں ترقی جماعت احمدیہ کے عقائد کی صداقت پر دال ہے۔

پھر مسئلہ نبوت کے متعلق ایک طالب حق کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی کتب میں کافی مواد موجود ہے۔ لیکن چونکہ اس موقعہ پر ہماری خاموشی سے ناجائز فائدہ اٹھایا جارہا ہے۔ اس لئے ذیل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اپنے الفاظ میں جماعت احمدیہ قادیان کا عقیدہ پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت امیر المومنین اور مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعودؑ

حضور اپنی کتاب حقیقۃ النبوۃ کے صفحہ ۱۲۵ پر الحکم جلد ۳ نمبر ۲۹ ۱۸۹۹ء سے نبی کی تعریف کے متعلق ایک حوالہ پیش کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔

"اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے آپ کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ اسلام کی اصطلاح کی رُو سے نبی وہی ہوسکتا ہے۔ جس میں مذکورہ بالا تین باتوں میں سے کوئی پائی جائے۔ (۱) وہ جدید شریعت لائے (۲) یا بعض احکام شریعت سابقہ منسوخ کرے (۳) یا بلا واسطہ نبوت پائے اور چونکہ یہ باتیں آپ میں پائی نہ جاتی تھیں۔ اس لئے آپ بالکل درست طور پر اپنے نبی ہونے سے انکار کرتے تھے۔ ہاں چونکہ لغت میں ان شرطوں میں سے کوئی شرط مقرر نہیں۔ اس لئے آپ یہ فرمادیتے تھے۔ کہ میرا نام صرف لغوی طور پر نبی رکھا گیا ہے۔ اور اس کی یہ وجہ تھی۔ کہ لغت میں جو شرائط نبی کی پائی جاتی تھیں۔ وہ آپ اپنے اندر موجود پاتے تھے۔ یعنی (۱) کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ (۲) انذار و تبشیر سے پُر امور غیبیہ کا اظہار (۳) اور خدا تعالےٰ کا نبی نام رکھنا یعنے اسلامی اصطلاح کو اس تعریف کے خلاف سمجھکر (کیونکہ عام مسلمانوں کا یہی عقیدہ تھا اور انبیاء اور انکشاف تام تک عام عقیدہ پر قائم رہتے ہیں) آپ باوجود سب شرائط نبوت کے موجود ہونے کے اور ان کے پائے جانے کا اقرار کرنے کے اپنے آپ کو نبی نہ سمجھتے تھے۔ مگر بار بار کے الہامات نے آخر آپ کی توجہ کو نبی کے حقیقی مفہوم کی طرف پھیرا۔ اور آپ کے دل پر پورے طور پر امر واقعہ کا انکشاف ہوا۔ اور قرآن کریم کو بھی آپ نے عام لوگوں کے عقیدہ کے خلاف پایا۔ تو اس پہلے عقیدہ کو ترک کردیا۔ چنانچہ اس کا ثبوت وہ تحریرات ہیں۔ جو آپ نے نبی کی تعریف میں ۱۹۰۱ء اور اس کے بعد لکھی ہیں۔ اور جن میں نبی کے متعلق خدا تعالےٰ کی اصطلاح۔ انبیاء کے نزدیک نبی کی تعریف۔ اسلام کی اصطلاح قرآن کریم میں نبی کی تعریف اور زبان عربی میں نبی کی تعریف کی تشریح فرمائی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"خدا کی یہ اصطلاح ہے جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے یعنی ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہیں۔" (چشمہ معرفت ۳۲۵ ۱۹۰۸ء)

"جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت و کمیت کے رُو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے" (الوصیت صفحہ ۱۲ ۱۹۰۵ء)

"ایسے شخص میں ایک طرف تو خدا تعالےٰ کی ذاتی محبت ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف بنی نوع کی ہمدردی اور اصلاح کا بھی ایک عشق ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو اصطلاح اسلام میں نبی اور محدث (حسب درجات۔ ناقل) کہتے ہیں۔ اور وہ خدا کے پاک مکالمات و مخاطبات سے مشرف ہوتے ہیں۔ اور خوارق ان کے ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اکثر دعائیں ان کی قبول ہوتی ہیں۔" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۱۸-۱۷ ۱۹۰۴ء طبع دوم)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک کلام پاکر جو غیب پر مشتمل ہو۔ زبردست پیشگوئیاں ہوں۔ مخلوق کو پہنچانے والا اسلامی اصطلاح کی رو سے نبی کہلاتا ہے۔" (ناقل) الحکم ۶ مئی ۱۹۰۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

، جس کے ہاتھ پر اخبار غیبیہ من جانب اللہ ظاہر ہوں گے۔ بالضرورت اس پر مطابق آیت فلا یظہر علیٰ غیبہ کے مفہوم نبی کا صادق آئے گا۔" (ایک غلطی کا ازالہ ۱۹۰۱ء)

"عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنے ہیں۔ کہ خدا سے الہام پاکر بکثرت پیشگوئی کرنے والا اور بغیر کثرت کے یہ معنی متحقق نہیں ہو سکتے۔" (مکتوب مندرجہ اخبار عام ۱۹۰۸ء)

نبوت کی تعریف کے متعلق آپ کا یہ خیال کسی قیاس کی بناء پر نہیں بدلا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت حضور نے ایسا کیا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ ومخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اسکی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

گویا جب اللہ تعالےٰ نے آپ کو بتلایا کہ نبوت شریعت لانے یا بلاواسطہ نبی ہونے کا نام نہیں۔ بلکہ امور غیبیہ پر کثرت سے اطلاع پانے کا نام ہے۔ اور ایسے ہی شخص کا نام اللہ تعالےٰ جب نبی رکھتا ہے۔ تو وہ نبی ہوتا ہے۔ نہ محدث۔ تو آپ نے اپنے پہلے خیال کو ترک کردیا۔ اور ۱۹۰۱ء کے بعد پھر کبھی نہیں لکھا۔ کہ میں نبی نہیں ہوں۔ بلکہ محدث ہوں۔ یا جزوی نبی ہوں۔ چنانچہ فرمایا "اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے آسکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اس بناء پر میں امتی بھی ہوں۔ اور نبی بھی۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵) نیز "میرے نزدیک نبی اسی کو کہتے ہیں۔ جس پر خدا کا کلام یقینی و قطعی و بکثرت نازل ہو۔ جو غیب پر مشتمل ہو۔ اس لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا۔ مگر بغیر شریعت کے۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۶) اور یہ بھی کہ "خدا تعالےٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے۔ جو بلحاظ کمیت وکیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو۔ اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں۔ اسے نبی کہتے ہیں۔ اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں"۔ (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

الغرض ۱۹۰۱ء کے بعد آپ کا یہ مذہب تھا۔ کہ نبی کے لئے شریعت جدیدہ کا لانا کوئی شرط نہیں۔ اور نہ یہ کہ کسی اور نبی کا متبع نہ ہو۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ "نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔ پس ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)

نیز فرمایا:۔ "جیسے مسیح توراۃ کی شرح بیان کرتے تھے۔ ہم بھی قرآن شریف کی شرح بیان کرتے ہیں۔" (الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء)

اور یہ بھی کہ "بعد توراۃ کے صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں ہوئے۔ کہ کوئی کتاب ان کے ساتھ نہ تھی۔" (شہادۃ القرآن صفحہ ۳۱)

نیز فرمایا۔ "نبی کا شارع ہونا شرط نہیں"۔ (ازالہ ناقل)

یہ نبوت کی تعریفوں کے اختلاف کا سبب ہی تھا۔ کہ ایک وقت تو آپ نے اشتہار دیا کہ نبی سے مراد صرف محدث ہے۔ اور لوگوں کو چاہیئے۔ کہ نبی کا لفظ کاٹ کر اسکی جگہ محدث رکھ لیں۔ لیکن اس کے بعد یہ اعلان فرمایا۔ کہ "اگر خدا تعالےٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتلاؤ۔ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو۔ اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے"۔ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳ ۱۹۰۱ء)

نیز آپ نے صاف لکھ دیا۔ کہ

"جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

نیز فرمایا۔ "سو اس امت میں وہ ایک شخص میں ہی ہوں۔ جس کو اپنے نبی کریم کے نمونہ پر وحی اللہ پانے میں تئیس ۲۳ برس کی مدت دی گئی اور تئیس ۲۳ برس تک برابر یہ سلسلہ وحی کا جاری رہا۔" (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۳)

اسی طرح یہ کہ "خدا ہر بات پر قادر ہے۔ جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے۔ اپنی روح ڈالتا ہے۔ یعنی منصب نبوت اسکو بخشتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵)

پھر آیت قرآنی ونفخ فی الصور کی تفسیر فرماتے ہوئے لکھا۔ کہ "اس جگہ صور کے لفظ سے مراد مسیح موعود ہے۔ کیونکہ خدا کے نبی صور ہوتے ہیں"۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۷۷)

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض نامہ نے مجھے یہ درجہ نبوت بخشا ہے"۔ (الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۷ء)

"دونوں سلسلوں کا تقابل پورا کرنے کے لئے ضروری تھا۔ کہ موسوی مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی شان نبوت کے ساتھ آوے۔ تا اس نبوت عالیہ کی کسر شان نہ ہو"۔ (نزول المسیح صفحہ ۴۸)

جماعت احمدیہ کا عقیدہ

چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں حضور علیہ السلام کی مندرجہ بالا تحریروں کی بناء پر ہمارا عقیدہ یہ ہے۔ کہ "اپنے دعویٰ کی تفصیلی کیفیت کے لحاظ سے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیشہ ایک ہی بیان شائع کرتے رہے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مجھے کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع دی جاتی ہے۔ جو انذار وتبشیر کا رنگ رکھتے ہیں۔ اور خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اس وجہ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ نے کبھی بھی اپنی نبوت سے انکار نہیں کیا۔ بلکہ اپنے دعویٰ کی تفصیلی کیفیت جو بیان کرتے رہے ہیں۔ اس کے صاف معنے یہ تھے۔ کہ آپ نبی ہیں۔ لیکن اس لحاظ سے کہ آپ نبوت کی تعریف ۱۹۰۱ء سے پہلے اور خیال کرتے تھے۔ اور باوجود اپنے اندر شرائط نبوت پائے جانے کے لفظ نبی کی تاویل کرتے تھے۔ آپ کے عقیدہ میں ایک تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ اور اگر ایک وقت آپ اپنے آپ کو نبی کہنے سے منع کرتے رہے ہیں۔ تو دوسرے وقت آپ کے نبی ہونے سے انکار کرنے والے کو آپ نے ڈانٹ دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو ایک غلطی کا ازالہ"۔ ناقل) پس جہاں جہاں آپ نے نبی ہونے سے انکار کیا ہے۔ یا نبی بمعنی محدث لیا ہے۔ اس کا مطلب صرف یہی ہے۔ کہ آپ شریعت جدیدہ کے لانے یا براہ راست نبوت کے پانے سے انکار کرتے ہیں۔ کیونکہ اس وقت آپ کے نزدیک نبی کے یہی معنے تھے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں"۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

(اور مستقل نبی کی اصطلاح سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ ہے:۔ "یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے۔ کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا۔ اور جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا۔" اخبار عام ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء۔ ناقل)

پس آپ کے انکار نبوت کے صرف یہی معنے کئے جا سکتے ہیں۔ جو آپ نے خود کر دیئے ہیں۔ اور جن معنوں کی رو سے آپ نے انکار کیا ہے۔ انہی معنوں تک آپ کا انکار محدود رکھنا ہوگا۔

چند ضروری گذارشات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا عقیدہ حضور ہی کے الفاظ میں بیان کرنے کے بعد میں یہ فرض کرکے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جو پوزیشن ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸ حاشیہ میں بیان فرمائی ہے۔ ("جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھیراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازعہ کا فیصلہ مجھ سے چاہتا ہے"۔) اس کے مطابق حکم ربانی کا فیصلہ غیر مبایعین کے نزدیک بھی قطعی اور ناطق ہے۔ اور حکم عدل کے فیصلہ کے بعد ان کے نزدیک بھی ہمارا اپنے ناقص علم قرآن وحدیث کے مطابق اسکی صحت کو پرکھنا موجب سلب ایمان ہوتا ہے۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ ؎

عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز
یہ تو خود اندھی ہے گر نیر الہام نہ ہو

یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ تمام وہ دوست جو نیک نیتی سے متردد ہیں۔ مندرجہ ذیل گذارشات پر غور فرمائیں۔

نبوت کے متعلق عقیدہ میں تبدیلی

(۱) "ایک غلطی کے ازالہ" سے جو ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا۔ یہ امر واضح ہوتا ہے۔ کہ اپنی نبوت کے متعلق محض انکار سننا حضور کو گوارا نہ تھا۔ اور جن معنوں کے رو سے حضور نے اس سے پہلی تحریروں میں نبوت سے انکار کیا۔ اسکی تشریح خود ہی فرما دی ہے۔ اس لئے پہلی تمام تحریریں اسی تشریح کے تابع ہیں۔ اور ساتھ ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کا دعوےٰ لغوی نبوت سے بالاتر ہے۔ اور جو مفہوم اپنے دعوےٰ نبوت کا ۱۹۰۱ء سے پہلے آپ لیا کرتے تھے۔ اس میں ضرور تبدیلی واقع ہوئی۔ ہمارے اس دعوے کی تائید حضور علیہ السلام کی ذیل کی زبردست تحریر سے بھی ہوتی ہے۔

ایک شخص سوال کرتا ہے۔ کہ تریاق القلوب ص۱۵۷ پر لکھا ہے۔

"اس جگہ کسی کو یہ وہم نہ گزرے کہ میں نے اس تقریر میں اپنے نفس کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے۔ کیونکہ یہ ایک جزوی فضیلت ہے جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے۔" پھر ریویو جلد اول نمبر ۶ صفحہ ۲۵۷ میں مذکور ہے۔ خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے پھر ریویو ص۴۷۵ھ (۴۷۸ ناقل) میں لکھا ہے "مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا۔ تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا۔ اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔ خلاصہ اعتراض یہ ہے کہ ان دونوں عبارتوں میں تناقض ہے۔" .... اس اعتراض کا جو جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی ص۱۴۹ تا ص۱۵۵ میں دیا۔ (اس اختلاف کا اقرار کرنے کے بعد) اس کا ماحصل ایک معزز غیر احمدی ثالث کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ "یہ تناقض ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ میرے ایک اور عقیدہ میں پہلے واقعہ ہو چکا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ براہین احمدیہ میں باوجود خدا کی وحی میں میرا نام عیسےٰ رکھا جانے کے عام مسلمانوں کے رسمی عقیدہ کے مطابق میں بھی کہتا رہا۔ کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ لیکن بعد میں بارش کی طرح وحی الٰہی سے میرا یہ عقیدہ تبدیل ہو گیا۔ اسی طرح اوائل میں باوجود الہامات میں نبی کا لفظ ہونے کے میرا عقیدہ یہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت وہ نبی ہے (اور میں غیر نبی ہوں) اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اسکو جزوی فضیلت قرار دیتا۔ (جو غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے) اور باوجود نبی ہونے کے اپنے آپکو محدث یعنی غیر نبی کہتا رہا۔ اور اپنی نبوت کو جزوی اور ناقص نبوت قرار دیتا رہا۔ لیکن خداتعالےٰ کی بارش کی طرح وحی نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور یہ عقیدہ قائم ہو گیا۔ کہ "خدا نے چاہا ہے۔ کہ مجھے اس سے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے) کم تر رکھے۔" اور کہ "مجھے وہ قوتیں اور طاقتیں دی گئیں۔ جو حضرت عیسےٰ کو نہیں دی گئیں"۔ میں غیر نبی نہیں بلکہ "مجھے صریح طور پر نبی کا خطاب دیا گیا"۔ "مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موسےٰ (علیہ السلام) کا ہے۔ اور میں آخری خلیفہ اس نبی کا ہوں۔ جو خیر الرسل ہے"۔ (اس سے مرتبہ میں کم نہیں ہونا چاہیئے) چنانچہ صریح الفاظ میں نبی اور حکم ہونے کا دعوےٰ کر دیا۔ اور بار تردید منکران نبوت پر ڈال دیا۔ اور انکو تحکمانہ لہجہ میں کہہ دیا۔ کہ جن میں معلوم ہوتا ہے مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی بھی مخاطب ہیں"۔ اگر نبی اور حکم نہیں مانتے تو خدا سے لڑو" جس نے "مجھے اپنے وعدہ کے مطابق بھیج دیا ہے"۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے "پس جبکہ میں ثابت کر چکا ہوں۔ کہ آنے والا مسیح میں ہوں۔ تو جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے۔ اور یہ کہتا ہے۔ کہ آنے والا مسیح نبی نہیں کہلا سکتا۔ اور نہ حکم۔ اس کو چاہیئے کہ نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت کرے کہ آنے والا مسیح کچھ چیز بھی نہیں نہ نبی کہلا سکتا ہے نہ حکم"۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۵۵)

اس عقیدہ کے مطابق حضور نے اپنے آخری خط مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں ڈنکے کی چوٹ سے فرمایا۔ "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اگر میں اس سے انکار کروں۔ تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے۔ تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں۔ اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں"۔

مولوی محمد علی صاحب کا ۱۹۱۴ء تک کا عقیدہ

(۲) حضور علیہ السلام کی اس قدر واضح اور قطعیۃ الدلالت تحریروں کی بنا پر جماعت احمدیہ کا ۱۹۱۴ء تک یہی متفقہ عقیدہ رہا کہ حضور علیہ السلام خدا کے نبی اور رسول ہیں۔

جناب مولوی محمد علی صاحب اپنی کتاب "النبوۃ فی الاسلام" ص۲۸۸ پر فرماتے ہیں۔ کہ "جب ہم کسی شخص کو مدعی نبوت کہیں گے۔ تو اس سے مراد یہ ہوگی۔ کہ وہ صرف نبوت کا مدعی ہے۔ یا بالفاظ دیگر کامل نبوت کا مدعی ہے۔" چنانچہ مولوی صاحب موصوف بھی ریویو آف ریلیجنز میں جس کے وہ ۱۹۰۲ء سے کئی سال تک ایڈیٹر رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق "پیغمبر آخر زمان" "موعود نبی" "مدعی نبوت" "اور مقدس نبی" کے الفاظ انہی معنوں میں استعمال کرتے رہے۔ (ملاحظہ ہو ریویو جلد ۵ ص۱۶۳ ریویو جلد ۶ ص۲۱۔ ریویو جلد ۶ ص۸۳۔ ص۹۰۔ ص۹۹۔ جلد ۸ ص۱۸۱۔ جلد ۴ ص۲۶۴۔ جلد ۶ ص۲۷۰ وغیرہ وغیرہ) حتیٰ کہ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر ۱۹۰۸ء میں رسالہ "صادقوں کی روشنی کو کون دور کر سکتا ہے"۔ تصنیف فرمایا۔ اور اس میں کم از کم بیس مرتبہ حضور علیہ السلام کو نبی اور رسول کے الفاظ سے یاد کیا۔ تو مولوی صاحب موصوف نے ریویو جلد ۵ نمبر ۳ میں حضور کی اسی تحریر کو حضور کی پاکیزگی اور نورانیت پر دال قرار دیا۔ اسی اجماعی عقیدہ کا "پیغام صلح" جلد ۱ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء میں "ایک غلط فہمی کے ازالہ" کے عنوان سے ان الفاظ میں تصدیق ہوئی۔ کہ "ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں"۔ اب جناب مولوی محمد علی صاحب بجائے اس کے کہ اخلاقی جرأت سے کام لیکر یہ کہیں۔ کہ یہ درست ہے۔ کہ ہم مارچ ۱۹۱۴ء تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حقیقی نبی اور رسول مانتے رہے ہیں لیکن اب ہم نے یہ عقیدہ ترک کر دیا ہے۔ اور دوسرے غیر احمدیوں کے عقیدہ سے متفق ہو گئے ہیں۔ اور صاف طور پر حضور علیہ السلام کے مخالفین کی صف میں کھڑے ہو کر مناظرہ اور مباحثہ کی دعوت دیں۔

اپنی تحریروں میں استعمال شدہ نبی اور رسول کے الفاظ کی رکیک در رکیک تاویلیں کرکے تلبیس سے کام لے رہے ہیں۔ بلکہ اتنی جسارت ہے۔ کہ یہاں تک دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ نبوت کے متعلق جماعت احمدیہ کا موجودہ عقیدہ (جو درصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا عقیدہ ہے) محض حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ۱۹۱۴ء کی اختراع ہے۔ اور حضور علیہ السلام پر محض افترا ہے۔

عقیدہ کس نے بدلا؟

مولوی صاحب موصوف کے اس دعویٰ کو پرکھنے کے لئے کہ ان غیر مبائع بھائیوں کی خاطر جو اس وقت تک نبوت کے مسئلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے اختلاف رکھتے ہیں۔ اور محض متشابہات کی پیروی کرکے غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ نیز ان غیر احمدی دوستوں کی خاطر جو مسئلہ زیر بحث پر غور کرنے اور حق و باطل میں تمیز کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں ہمارا مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں گذارش ہے کہ (۱) جیسا کہ حضور نے بارہا فرمایا ہے۔ وہ اپنی اور حضرت امیر المومنین کی ۱۹۱۴ء (اختلاف سے) پہلے کی نبوت کے متعلق تمام تحریریں ایک رسالہ کی صورت میں شائع کر دیں۔ اپنی طرف سے نہ وہ کوئی نوٹ دیں۔ اور نہ کوئی تشریح کریں۔ فریقین کی تحریروں پر دنیا یکجائی طور پر غور کرکے خود ہی فیصلہ کرلیگی کہ عقیدہ کس نے بدلا؟ مولوی صاحب نے یا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے؟

اسی طرح (۲) اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نبوت کے مفہوم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدہ میں تبدیلی کے متعلق مولوی صاحب موصوف کو اعتراض ہے۔ اور ان کے نزدیک "ایک غلطی کا ازالہ" اور حقیقۃ الوحی کی ص۱۴۹ لغایت ص۱۵۵ کی عبارت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عقیدہ میں کوئی تبدیلی کی ہے۔ تو جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی ایک گفتگو کے دوران میں جو "فرقان" بابت اپریل ۱۹۴۴ء میں درج ہے۔ فرمایا تھا۔ "دونوں جماعتیں رسالہ ایک غلطی کا ازالہ کو اس اقرار کے ساتھ شائع کر دیں۔ کہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہمارا وہی عقیدہ ہے۔ جو اس رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے"۔ اسی ایک تحریر سے دنیا خود اندازہ لگا لیگی۔ کہ غیر مبائعین کا موجودہ عقیدہ کہاں تک اس اقرار نامہ کے مطابق ہے۔ خدا تعالےٰ مولوی صاحب کو صحیح راہ اختیار کرنے کی توفیق دے۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔

خاکسار محمد ابراہیم آف تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلاتفصیل رقوم کے متعلق اعلان

مندرجہ ذیل احباب کی حسب ذیل رقوم دیر سے تفصیل نہ آنے کی وجہ سے امانت بلاتفصیل میں پڑی ہیں۔ دو تین مرتبہ ان احباب سے تفصیل طلب کی گئی مگر جواب نہیں آیا۔ اب بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ پندرہ روز تک تفصیل رقم بھیج دینگے تو اس کے مطابق رقم جمع کر دی جائیگی ورنہ اس کے بعد یہ سب رقوم چندہ عام کی مدمیں جمع کر دی جائیں گی۔ اس کے بعد اگر تفصیل آئی تو نظارت ہذا اس کی تعمیل سے قاصر ہوگی۔

تاریخ	کوپن	نام مرسل رقم	رقم
۲۳ ۵/۴۴		رجسٹرڈ بیرات بابو نذیر احمد دہلی	۵۹-۱۰
۳ ۲/۴۴		کابی حضرت صاحب عبدالرحمن صاحب ۱۳ A.B.P.O.	۵/-/۱۰
۹ ۴/۴۴	۳۷۶۲	غلام محمد صاحب نانک	۲۵/-/۱
۲۳ ۴/۴۴	۵۲۸۸	حوالدار شیخ محمد صاحب مسلم آفیسر ریکارڈ جبل پور	۲۵/-/۱۰
۲۰ ۱۲/۴۴	۱۴۴۶۷	احتیاج علی صاحب بائے فورس	۱۴۰/-/-
۲۰ ۱۲/۴۴	۸۲۸۵	نور شیخ صاحب سیالکوٹ	۲۵/-/۱
″	۹۳۸۹	محمد شریف صاحب ۶ A.B.P.O	۵/-/۱۰
″	۹۳۰۲	دین محمد صاحب ۶-۰۵۴ ورکشاپ ۶ A.B.P.O	۱۵/-/۱

۱۷ ۴/۴۴	۶۶۶۴	نور محمد فنسر ۱۱۱۲ انڈین پیلائی سیکشن ۵ A.B.P.O	۲۰/-/۱
۱۴ ۳/۴۴	۸۱۵۱	فیروزالدین صاحب ۲۰۶۴۳۲ ۱۲ A.B.P.O	۶۹/-/۱
۲۵ ۳/۴۴	۵۸۱۴	چودھری دین محمد صاحب ۹۳ H.R بہادر پور	۸/-
″	۸۵۵۶	غلام محمد صاحب نیالہ سٹیٹ منٹگمری	۲۰/-
″	۸۵۸۹	جعفر محمد صاحب میکلوڈ روڈ لاہور	۱/-/۱
۱ ۴/۴۴	۸۷۸۰	محمد ابراہیم صاحب ۱۱۶۵۶ بیس پوسٹ آفس بمبئی	۱۵/-/۱
۳ ۴/۴۴	۸۸۵۹	صاحب خان صاحب کرڈ اپلی کمکسد	۹/۲/-
۶ ۴/۴۴	۳۹۵۹	جماعت انبالہ شہر بدخلہ دفتر بیت المال	۶۵/-
۲۵ ۴/۴۴	۶۵۹۸	مولوی عبدالرحمن صاحب خالد دہلی	۵/-/۱۰
۶ ۴/۴۴	۹۰۴۸	سلیپر اللہ دتہ صاحب بائے فورس	۸۳/-/۱
″	۹۰۵۳	لیس نائک علی محمد صاحب ۴۴۲ سرونٹ ۶ A.B.P.O	۲۰/-/۱
۱۵ ۴/۴۴	۹۱۷۷	مبارک احمد صاحب ارشد S/O/ET	۲۹/-/۱۴
۱۵ ۴/۴۴	۹۴۲۳	۷K/۷ محمدالدین صاحب ۱۶۳۸۸ سیلون کمان	۱۰/-/۱
۱۷ ۴/۴۴	۹۲۹۲	ادریس خان صاحب پٹھان کانگ	۲۶/۸/۱

(ناظر بیت المال)

اساتذہ کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے لئے ایک جے ۔ اے ۔ وی اور ایک ایس ۔ وی ٹیچر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں معہ نوٹ مندرجہ امور کے دفتر تعلیم و تربیت میں بھجوادیں۔ سارٹیفکیٹ تعلیمی۔ عمر کا سارٹیفکیٹ مصدقہ ۔ مقامی عہدہ دار امیر جماعت یا پریذیڈنٹ کی تصدیق ۔۔ اگر ملازم ہیں تو کس محکمہ میں؟ اور کیا تنخواہ لے رہے ہیں۔ اور یہاں کتنی تنخواہ پر آنے کے لئے تیار ہیں۔ اپنے کام کے متعلق افسروں کے سرٹیفکیٹ ۔

ناظر تعلیم و تربیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریل کے ذریعہ مال بھیجنے والوں کو ←

انتباہ

سامان اور پارسل ریل میں بھیجنے کے لئے دینے سے قبل آپ اس امر کا اطمینان کر لیں کہ ان کے بکس کافی طور پر مضبوط ہوں۔ نیز ٹیرف کے قواعد کے مطابق ہوں۔

اگر آپ ایسا نہیں کرتے

تو ریلیں آپ سے رسک فارم نوٹ ۸ پر کرا کے تمام ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائیگی

← آپ کو خبردار کر دیا گیا ہے

شفاخانہ رفیق حیات قادیان کی مجرب المجرب تیر بہدف اور سو فیصدی کامیاب ادویات جو سرمہ نور کی طرح آپکو گرویدہ بنا دیں گی

بچوں کا شربت بچوں کو تندرست اور توانا بنا کر ہر مرض سے محفوظ رکھتا۔ اور دانت نکلنے کی تکلیف۔ بے چینی۔ لاغری۔ قے۔ دست۔ پیچش۔ کھانسی۔ سوکھا۔ بخار۔ قبض۔ نیند نہ آنا۔ کمی خون کے لئے بے حد مفید ہے۔ گرائپ واٹر اور دیگر ایجادوں سے بڑھ کر ثابت نہ ہو تو ہم ذمہ دار۔ اس کا استعمال وزن کو بڑھاتا اور چہرے کو گلاب کی مانند سرخ کر دیتا ہے۔ قیمت چار اونس صرف ایک روپیہ

موتی منجن تمام گندے اور بدبو دار جراثیم کو ہلاک کر کے دانتوں کو مضبوط اور موتی کی طرح سفید بناتا ہے۔ قیمت اونس آٹھ آنے

ست سلاجیت (آفتابی) پہاڑوں کا قیمتی جوہر۔ روح دل۔ دماغ جگر۔ گردے غرض تمام اعضاء کے لئے مفرد اکسیر صفت ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ۔ چھٹانک پانچ روپے۔

طاقت کی گولی رجسٹرڈ اسم بامسمیٰ۔ ناطاقتی۔ اعصابی کمزوری کو دور کر کے شہ زور اور طاقتور بنا کر صاحب اولاد بنا دیتی ہے۔ خوراک ایک ماہ پانچ روپے۔

کشتہ فولاد ضعف جگر کو دور کرتا۔ اور خون صالح پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتا۔ اور وزن کو بڑھاتا ہے۔ عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ خوراک چاول تا ایک رتی۔ قیمت فی تولہ پانچ روپے فی ماشہ آٹھ آنے۔

کیا کبھی آپ نے غور فرمایا

سرمہ نور رجسٹرڈ

کیوں مشہور ہے؟

اس کے مقوی بصر اجزاء حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے تجویز کردہ اور حضورؓ ہی کے مبارک نام سے وابستہ ہے۔ اطباء، ڈاکٹر، رؤساء امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور نگاہوں کو مجسم انتظار بنا رہا ہے۔ تمام امراض چشم کا واحد یقینی، بے ضرر اور بہترین علاج ہے۔ فی تولہ دو روپے ۔ چھ ماشہ ایک روپیہ

روغن عنبری جادو ہے جادو۔ بیرونی مالش سے ہی تمام اعصاب طاقتور ہو جاتے ہیں۔ بالکل بے ضرر اور نئی ایجاد ہے۔ فی شیشی دو روپے

حب فولادی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتی اور فولادی طاقت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ عجیب چیز ہے۔ قیمت ساٹھ گولی تین روپے۔

تریاق معدہ رجسٹرڈ پیٹ درد۔ نفخ۔ بدہضمی اور کمزوری معدہ کیلئے بہترین چیز ہے۔ قیمت اونس آٹھ آنے۔

سیلان الرحم مستورات کی سیلان الرحم اور کمزوری کے دفعیہ کا شرطیہ علاج ہے۔ تولہ دو روپے

اکسیر النساء ماہواری ایام کی کمی بیشی تکلیف سے آنا۔ درد۔ نفخ وغیرہ کے لئے بہترین تریاق ہے۔ خوراک دو ہفتہ دو روپے۔

اکسیر گوش پھنسی۔ درد۔ بہراپن۔ کھجلی۔ پیپ کا آنا وغیرہ۔ غرض کان کی ہر ایک بیماری کا بہترین اور لاجواب علاج ہے۔ قیمت فی شیشی نصف اونس ایک روپیہ

اکسیر گردہ درد گردہ کا بے مثال اور بہترین علاج ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ

قبض کشا دائمی قبض اور نفخ کے لئے بہترین چیز ہے۔ قیمت تکھید گولی ایک روپیہ آٹھ آنے

ملنے کا پتہ: مینیجر شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان (پنجاب)

اعلانات نکاح

(۱) مسماۃ زرینہ خانم بنت شیخ فطیم الدین صاحب کا نکاح شیخ فیض اللہ صاحب خلف خان صاحب شیخ نعمت اللہ صاحب مرحوم کے ساتھ ایک ہزار حق مہر پر حضرت مولوی شیر علی صاحب نے واقعہ ۱۰ اگست کو مسجد مبارک میں بعد نماز ظہر پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مبارک کرے آمین ثم آمین
شیخ عبد الغنی چیف گڈس کلرک (ریٹائرڈ)

(۲) مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۴۴ء کو بعد نماز عصر میرے لڑکے مرزا بشیر محمد بیگ کا نکاح مسماۃ اقبال بیگم صاحبہ بنت مرزا محمد امین بیگ ساکن حال بٹی ضلع لاہور کے ساتھ بعوض ۱۰۰۰/ روپیہ مہر پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے آمین
خاکسار مرزا احمد بیگ ریٹائرڈ انکم ٹیکس آفیسر

ضرورت رشتہ

ایک انٹرنیس پاس امور خانہ داری سے واقف عمر ۱۷ سال لڑکی کے لئے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ مخلص دیندار مبائع احمدی برسر روزگار رشتہ کی ضرورت ہے

الف۔ ب
معرفت مرزا عبد الحق صاحب
امیر جماعت احمدیہ گورداسپور

تریاق کبیر

کھانسی نزلہ درد سر اور سانپ کے کاٹے کے لئے ذرا سا لگا دیجئے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے
قیمت بڑی شیشی تین روپے درمیانی شیشی عہ چھوٹی شیشی ۸ر ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

اخلاقی مقابلوں۔ علمی مقابلوں اور ورزشی مقابلوں میں حصہ لینے والے خدام کی فہرستیں ۳۰ نبوت تک مرکز میں پہنچ جائیں ——— منتظم اشاعت سالانہ اجتماع

ایک سفر کی کہانی ۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱ ٹکٹ گھر کا ہجوم دیکھ کر سلیم کی ہمت ٹوٹنے لگی صفیہ نے اس کا دل بڑھایا اور بھیڑ میں گھس کر ٹکٹ گھر پہونچنے پر آمادہ کیا۔

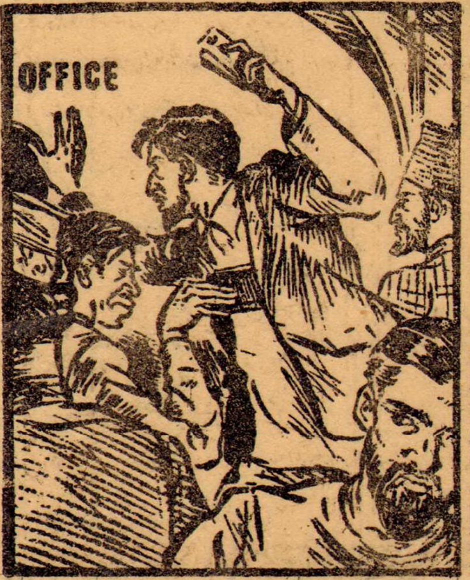

۲ سلیم آگے بڑھنے کی سر توڑ کوشش میں لگا ہوا ہے۔ ایک بدمعاش اسکی جیب کترنے کی تاک میں ہے۔

۳ ٹکٹ نہ ملنا تھا نہ ملا۔ سلیم کی محنت اکارت گئی۔

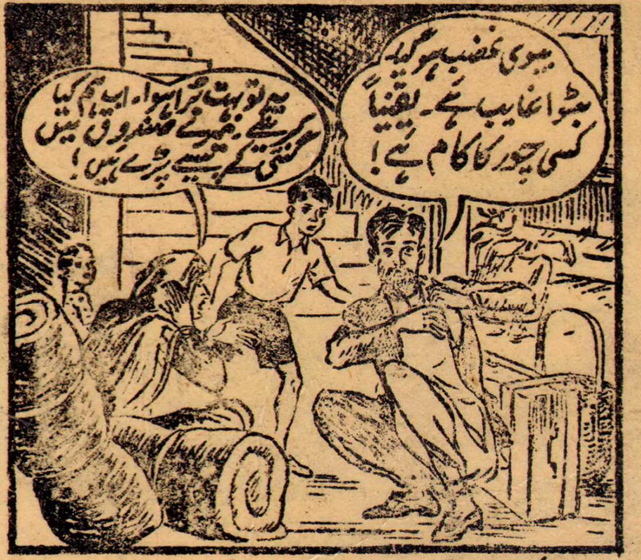

۴ سلیم کیلئے آج کا دن بڑا منحوس رہا۔ ایسے ہجوم میں وہ بٹوا چرانے والے کا پتہ کیسے چلا سکتا ہے۔

اس خاندان پر کیا گزری اسے اگلے ہفتے کے "الفضل" میں ملاحظہ فرمائیے

آج کل ضروری سامان پہنچانا ریلوں کا پہلا فرض ہے۔ اسی لئے مفت میں بہت سی تکلیفیں نہیں مول لیجئے
بے ضرورت سفر نہ کیجئے

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ آرنہم میں جو ہوائی اتحادی فوج ہوائی جہازوں سے اتاری گئی تھی اس کے دو ہزار سپاہی پیچھے ہٹا لئے گئے ہیں۔ یہ فوج دس روز تک مسلسل دشمن سے مقابلہ کرتی رہی اگرچہ اسے پیچھے ہٹانا پڑا۔ مگر وہ دس روز تک اس بہادری سے لڑتی رہی کہ اس سے ہمیں بہت فائدہ پہنچا ہے۔ اور ایک پل ہمارے ہاتھ آ گیا ہے۔ جو فوجی لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس کے سوا کسی اور محاذ سے کوئی خاص خبر نہیں آئی۔ چینل کے کنارے کینیڈین دستوں نے کیلے کے شہر میں دشمن کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ گیارہ سو امریکن بمباروں نے ... کارخانوں اور ریلوے یارڈوں پر

... ۲۸ ستمبر۔ روسی فوجوں نے ہنگری ... کے دو مقامات پر قبضہ بھی کر لیا ہے۔ ایک مقام چودہ میل اندر ہے۔ اب روسی ... محاذ پر پیشقدمی کر رہے ہیں۔ ریگا پر بڑھنے والی ایک روسی فوج ریگا کی خلیج پر پہنچ گئی ہے۔ اور بیس میل شمال کی طرف ایک اہم مقام لے لیا ہے

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ اٹلی میں آٹھویں فوج نے روبیکان کے جنوب میں دشمن کی مقابلہ کی سکت بالکل توڑ دی ہے۔ اور پنجامورچہ دریا کی طرف بڑھ رہی ہے۔ پانچویں فوج نے بولونیا سے کچھ میل جنوب کی طرف بعض اور اہم ٹیلوں پر قبضہ کر لیا ہے

واشنگٹن ۲۸ ستمبر۔ امریکن ہوائی جہازوں نے جاوا کے ایک مقام [illegible] پر زور کا حملہ کیا۔ سلیبس کے پاس ایک ایک ہزار ٹن کے دو اور تین ہزار ٹن کا ایک جاپانی جہاز ڈبو دیا۔ پلاؤ گروپ کے جزیرہ پیلیلیو پر اب پوری طرح قبضہ کر لیا گیا ہے۔ صرف دو جگہ جاپانی دستے معمولی مزاحمت کر رہے ہیں

بمبئی ۲۸ ستمبر۔ گاندھی جی اور مسٹر جناح کے درمیان بات چیت کے ناکام رہنے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس ناکامی پر برطانوی پریس نے ابھی کوئی رائے زنی نہیں کی۔ کنزرویٹو پارٹی کے ایک ممبر نے کہا کہ ناکامی کا افسوس ہے۔ مگر ہم خوب سمجھتے تھے کہ ایسے معاملہ کو نپٹانا بہت مشکل ہے جبکہ دونوں لیڈروں کے درمیان بنیادی اختلاف ہو۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ممکن ہے کہ گفتگو پھر کسی وقت شروع ہو۔ اور بالآخر کامیاب ہو جائے

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ آرنہم کے محاذ سے جو جرمن فوج ہٹائی گئی ہے۔ اس کو وہاں سے نکالنے کا کام مارشل منٹگمری کے احکام کے ماتحت سوموار کو شروع ہوا تھا۔ اور ۲۴ گھنٹہ میں مکمل ہو گیا۔ یہ جانباز دس روز تک کافی اسلحہ کے بغیر دشمن کا مقابلہ کرتے رہے۔ بلکہ بعض اوقات ان کو کھانے اور پانی کے بغیر رہنا پڑا۔ ان کو سونے کے لئے بھی بہت کم وقت ملتا رہا۔ پھر بھی پیچھے ہٹنے کا حکم انہیں ناگوار گزرا۔ ایک سپاہی نے کہا کہ مفوضہ کام کی تکمیل کے بغیر پیچھے ہٹ آنا کوئی خوشی کی بات نہیں۔ ان کا کارنامہ تاریخ انگلستان میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ اٹلی کے وزیر خارجہ نے کل ایک اعلان میں کہا کہ اٹلی جاپان کے خلاف جنگ میں اتحادیوں کا پورا پورا ساتھ دے گا

بمبئی ۲۸ ستمبر۔ کل شام گاندھی جناح مذاکرات کی ناکامی کا اعلان کر دیا گیا۔ مسٹر جناح نے اس بارے میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ گاندھی جی آخر تک یہی کہتے رہے کہ وہ انفرادی حیثیت سے بات چیت کر رہے ہیں۔ کسی پارٹی کے نمائندہ کی حیثیت سے نہیں۔ کوئی گفتگو یا مفاہمت اسی صورت میں باقاعدگی سے جاری رکھی جا سکتی ہے۔ جب دوسرا فریق مکمل طور پر معتمد اور کسی پارٹی کا نمائندہ ہو۔ اس کے باوجود میں ان سے بات چیت کرتا رہا۔ میں نے طویل مذاکرات کے اثناء میں لاہور ریزولیوشن کی بنیاد پر مسلمانوں کا زاویہ نگاہ پیش کیا۔ مخالف اور موافق پہلوؤں پر آزادانہ بحث ہوتی رہی۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ میں گاندھی جی کو متفق نہ کر سکا۔ گفتگو ۹ ستمبر کو شروع ہوئی تھی۔

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ آج مسٹر چرچل نے پارلیمنٹ میں لڑائی کی حالت کے بارے میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ فرانس میں بیس سے تیس لاکھ تک اتحادی فوج موجود ہے۔ اٹلی میں اتحادی فوجوں نے روبیکان کے پار دس میل لمبے علاقے میں مضبوط مورچے قائم کر لئے ہیں۔ وسطی محاذ پر دشمن پہلے سے سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ مگر پھر بھی پانچویں فوج نے ۲۴ گھنٹہ میں دو میل پیش قدمی کی

بمبئی ۲۸ ستمبر۔ گاندھی جی نے کل ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ مسٹر جناح سے میری گفتگو کی ناکامی بہت افسوسناک ہے۔ مگر مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ گو ہم کہہ سکتے ہیں کہ گفتگو ختم ہو گئی مگر دراصل یہ ایک نامعلوم عرصہ تک ملتوی ہو گئی ہے۔ اب ہم دونوں کو پبلک سے باتیں کرنی ہوں گی اور ہم اس کے سامنے اپنے اپنے خیالات رکھیں گے۔ اگر پبلک نے ہمارا ساتھ دیا۔ تو کامیابی کی بہت امید ہے۔ بڑی بات تو یہ ہے کہ پبلک اور اخبار فضا میں تلخی پیدا نہ کریں۔

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ مغربی محاذ پر آخن سے ڈیڑھ سو میل جنوب تک صرف گشتی دستوں کی سرگرمیاں عمل میں آئیں

واشنگٹن ۲۸ ستمبر۔ اتحادی آبدوزوں نے بحرالکاہل میں ۳۲ مزید جاپانی جہاز غرق کر دیئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ کل ہاؤس آف لارڈز میں جرمنی پر اتحادی فوج کے قبضہ کے سوال پر بحث شروع ہو گئی

دہلی ۲۸ ستمبر۔ بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ پنڈت نہرو بیمار ہیں۔ نیز یہ کہ حکومت ہند کانگرسی لیڈروں کو رہا کرنے والی ہے (سرکاری حلقوں نے ان دونوں خبروں کی تردید کی ہے)

سونے کی گولیاں رجسٹرڈ۔ یہ نایاب گولیاں شباب کی جملہ امراض کا قلع قمع کرتی ہیں۔ فی کس ...
طبیہ عجائب گھر قادیان

ہندوستان کا ہر شخص فسطائیت کے خلاف ہے۔ آزاد ہندوستان میں جاپانی طرز کا کوئی ڈکٹیٹر نہیں ہوگا۔ ایک ایسے ملک سے آزادی کا وعدہ جو خود فوجیوں اور بڑے بڑے تاجروں کی دوہری غلامی میں جکڑا ہوا ہو مسخرا پن بھی ہے اور دھوکہ بھی۔ ہمیں جاپان کی مدد نہیں چاہئے۔

فتح کے ذریعے ۔۔۔۔ آزادی

موتی سرمہ کی دھوم!

جناب محمد رفیع صاحب جالون سے لکھتے ہیں۔ کہ "آپ کا موتی سرمہ پبلک کو بہت فائدہ دے رہا ہے۔ لہذا تین شیشی تین تولہ والی جلد بذریعہ وی۔ پی بھیجیے"۔ دنیا مان گئی ہے۔ کہ ہمارا موتی سرمہ ضعف بصر، ککرے، جالا، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوندا، دھند کوری، ابتدائی موتیا بند غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ ... روپیہ آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)